معاشرتی فلاح وبہبود کے لئے صحابیات کا ازدواجی وعائلی کردار اور مستشرقین کی آراء: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Role of the Ṣaḥābiyāt (RA) Concerning Matrimonial Matters towards Social Welfare and Opinions of Orientalists: An Analytical Study

Fozia Altaf [1]
Dr. Ahmad Hassan [2]

Abstract:

This research examines the matrimonial and familial roles of the *Ṣaḥābiyāt* (RA) the female companions of the Prophet Muhammad ﷺ and their contributions to social welfare and ethical development in early Islamic society. It highlights how these women, through moral upbringing, mediation, and educational participation, built the foundation of an ideal Muslim family that became a model for community welfare. The study analyzes key Orientalist interpretations, including those of John L. Esposito, Karen Armstrong, Ignaz Goldziher, and Barbara Stowasser, comparing them with Islamic primary sources to expose both appreciation and misrepresentation of women's social positions in Islam. Methodologically, this research follows a qualitative and analytical approach, relying on classical Islamic texts, historical records and Orientalist literature. The findings confirm that the Ṣaḥābiyyāt (RA) were not confined to the domestic sphere but were vital participants in nurturing ethical values and ensuring social harmony through the family institution.

Keywords: *Ṣaḥābiyāt (RA), Matrimonial Ethics, Family Welfare, Social Development, Orientalism*

تعارف

اسلام میں خاندانی نظام معاشرتی استحکام، اخلاقی تربیت اور روحانی تزکیے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ خاندان وہ پہلا ادارہ ہے جہاں انسان کے اخلاقی شعور، روحانی بالیدگی اور سماجی ذمہ داریوں کی تربیت ہوتی ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتینِ اسلام خصوصاً صحابیاتؓ نے اسی خاندانی اور تربیتی نظام کو اسلامی معاشرت کی بنیاد بنایا۔ ان کے کردار نے یہ ثابت کیا کہ عورت کا دائرہ عمل محض گھر تک محدود نہیں بلکہ وہ خاندان کے ذریعے پورے معاشرے کی اصلاح وفلاح میں فعال کردار ادا کرسکتی ہے۔

قرآن وسنت میں مرد وعورت دونوں کو معاشرتی فلاح وبہبود کے عمل میں برابر کا شریک قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عملی طور پر عورتوں کو تعلیم، اصلاحِ معاشرہ اور سماجی خدمت کے مواقع فراہم کیے۔ حضرت خدیجہؓ نے مالی معاونت اور اخلاقی استقامت کے ذریعے

[1]. Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila Cantt.

[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila Cantt.

اسلامی دعوت کے ابتدائی دور میں بے مثال کردار ادا کیا۔ حضرت عائشہؓ نے ہزاروں احادیث کی روایت کر کے علمی و تربیتی میدان میں خواتین کے لیے راہیں کھولیں۔ حضرت فاطمہ الزہراؓ نے صبر، ایثار اور اخلاقی تربیت کا عملی نمونہ پیش کیا، جبکہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے مشاورت اور سماجی مصالحت میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یوں صحابیاتؓ نے گھریلو زندگی کو اسلامی اخلاقیات اور سماجی بہبود کے مراکز میں تبدیل کر دیا۔

اسلامی نقطہ نظر سے گھر ہی وہ پہلا مقام ہے جہاں سے فلاحِ عامہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ قرآنِ مجید نے خاندان کو سکون اور رحمت کا گہوارہ قرار دیا ہے۔ نبی ﷺ کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو محض تابع یا محدود فرد کے طور پر نہیں بلکہ ایک فعال اور بااختیار شریکِ حیات کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

مستشرقین نے اسلامی معاشرت میں خواتین کے کردار کو محدود یا منفی تناظر میں پیش کیا۔ ابتدائی مستشرقین مثلاً گولڈ زیہر، ولیم میور اور مونٹگمری واٹ نے اسلام میں عورت کے مقام کو عرب قبائلی روایات کے اثرات کے تحت سمجھنے کی کوشش کی اور عورت کو صرف گھریلو حدود تک محدود دکھایا۔ اس کے برعکس جدید مستشرقین جیسے کیرن آرمسٹرانگ، جان اسپوزیتو، اور باربرا اسٹواسر نے اعتراف کیا کہ اسلام نے ساتویں صدی میں عورت کو وہ قانونی، معاشرتی اور تعلیمی حقوق عطا کیے جو مغرب میں صدیوں بعد حاصل ہوئے۔

اس تحقیقی مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ صحابیاتؓ کے عائلی وازدواجی کردار کو اسلامی مآخذ (قرآن، حدیث، تفاسیر، سیرت وتاریخ) کی روشنی میں اور استشراقی تعبیرات کے تناظر میں جانچا جائے۔ اس میں اس بات کا تجزیہ کیا جائے گا کہ اسلام نے عورت کو خاندانی اور سماجی بہبود کے میدان میں کس طرح فعال کردار کا موقع دیا، اور کس طرح بعض مغربی مصنفین نے اس تصور کو غلط فہمی یا تعصب کی بنیاد پر محدود دکھایا۔

یہ تحقیق اس امر کو نمایاں کرتی ہے کہ اسلام نے خاندانی نظام کو معاشرتی فلاح و بہبود کا مرکز قرار دیا اور عورت کو اس نظام کا فعال ستون بنایا۔ صحابیاتؓ کا کردار اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ اسلامی معاشرت میں عورت کو محض تابع نہیں بلکہ ایک مؤثر شریکِ کار کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، جو اخلاقی تربیت، عدل و مساوات، اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اسلام کا یہی جامع اور متوازن تصورِ معاشرت آج کے دور کے صنفی مباحث میں ایک مثالی ماڈل کے طور پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اسلامی معاشرہ اور عائلی زندگی

عائلی زندگی سے مراد گھریلو اور خاندانی زندگی ہے۔ جس میں انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی خاندان میں گزارتا ہے۔ خاندان بنیادی طور پر نکاح کے بعد میاں بیوی اور پھر اولاد پر مشتمل ہوتا ہے۔ خاندان کے تمام افراد مختلف رشتوں سے باہمی منسلک ہوتے ہیں۔ خاندان معاشرے کا اہم حصہ ہے۔ معاشرہ کا خاندان کے بغیر تصور بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ مختلف خاندان مل کر معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ خاندان کے افراد جو بھی کام مثبت یا منفی سرانجام دیتے ہیں۔ وہ معاشرے کی ترقی و تنزلی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر معاشرہ خوشحال اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا تو خاندان پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اسلام نے معاشرے میں ایک مضبوط اور سلجھے ہوئے خاندانی نظام کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اس فصل میں عہد نبوی ﷺ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کی عائلی زندگی کے بارے میں جانیں گے کہ انھوں نے اپنی زندگیاں کیسے گزاری، اولاد کی تربیت کیسے کی، اور معاشرے کی بہتری کے لئے ان کا کردار کیا رہا۔

دورِ نبوی ﷺ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا عائلی کردار

حضرت زینب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بھی تھیں، جب ان سے سیدہ عائشہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "ما علمت الا خیرا" مجھے ان سے صرف اور صرف خیر ہی کی معلومات ہیں۔[3] حالانکہ اتنے قرب میں کچھ نہ کچھ واقع ہوتا رہتا ہے جو باہمی رنجش کا سبب بنتا ہے۔

سب سے پہلے یہاں ہم نبی ﷺ کے خاندان اور گھرانہ کا ذکر کرتے ہیں یہ وہ مرکز ہے جہاں سے ساری دنیا کو اللہ کے احکام اور آپ ﷺ طریقہ ملتا ہے، اسی لئے اس گھر میں آباد ازواجِ مطہرات بھی ایسی ذمہ دار، باشعور اور باکردار خواتین تھیں، کہ اس گھر سے برامد ہونے والا نمونہ ایمان، عملِ صالح اور بہترین کردار کا نمونہ تھا، جس میں جاہلیت کا شائبہ تک نہ تھا۔ ازواجِ مطہرات جو کچھ دیکھتی اور سنتی تھیں اسے امت کی فلاح کی خاطر بیان کرتی رہتی تھیں تاکہ حیاتِ رسول ﷺ کے وہ پہلو جو دوسروں سے پوشیدہ ہیں ان کے بارے میں بھی ہدایات ان کے ذریعے لوگوں کو معلوم ہو جائیں۔ معاشرہ کی بنیادی اکائی خاندان ہیں۔ خاندانوں سے مل کر معاشرے پروان چڑھتے ہیں۔ خاندان بنانے کے لئے نکاح اور عائلی زندگی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس فصل میں صحابیات رضی اللہ عنہن کی عائلی زندگی سے چند امثالہ بیان کی گئی ہیں۔ عائلی زندگی کا پہلا رکن نکاح ہے۔ نکاح کے لئے شرعی احکامات کو پورا کرنا ضروری ہے۔ نکاح کے بعد کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے دونوں فریقین کے درمیان چند حقوق و فرائض ہیں جو دونوں پر عائد ہوتے ہیں۔ ان کو پورا کرنے سے ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

تاریخ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ نسل انسانی کو بڑھانے کے لئے نکاح یا ازدواجی تعلق ضروری ہے۔ نکاح کا طریقہ انسان کی طرح قدیم ہے۔ حضرت آدم سے لے کر آج تک نسل انسانی نکاح اور ازدواجی کے تعلق سے چل رہی ہے۔ نکاح یا شادی بیاہ کا یہ تعلق تقریباً دنیا کی تمام تہذیبوں میں کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔ مرد و عورت کا یہ رشتہ حضرت آدم اور حضرت حوا سے شروع ہوا اور ہر زمانے و تہذیب میں مختلف طریقوں سے رائج رہا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

> "لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ."[4]
>
> "میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۔"

آنحضرت ﷺ نے نکاح کو آدھا ایمان بھی قرار دیا ہے:

> "اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ اِسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ فِيْ النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔"[5]

---

[3]- شبلی نعمانی، مختصر سیرت النبی، مرتبہ پروفیسر مولانا محمد رفیق(لاہور: مکتبہ قرآنیات،۲۰۰۸ء)، ۱۸۰-۱۸۱۔
Shibli Naumani, *Mukhtasar Seerat-un-Nabi* (Lahore: Maktaba Quraniyat, 2008), pp. 180–181.

[4]- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (ریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء)، رقم الحدیث: ۵۰۶۳۔
Bukhari, Muhammad bin Isma'eel, *Al-Jami' As-Saheeh* (Riyadh: Dar-us-Salam, 1999), Hadith No. 5063

[5]- احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخراسانی، ابو بکر البیہقی، شعب الایمان (ریاض: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء)، جلد۸، ص۳۶۰۔
Ahmad bin al-Husain bin Ali bin Musa al-Khusrawjirdi al-Khurasani, Abu Bakr al-Bayhaqi, *Shu'ab al-Iman* (Riyadh: Maktabat ar-Rushd lin-Nashr wat-Tawzee', 1423H / 2003), vol. 8, p. 360

"جو کوئی نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کرلیتا ہے اور باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔"

اس حدیث مبارکہ کی رو سے ایمان کا آدھا حصہ نکاح ہے۔ نکاح معاشرے سے برائیاں ختم کرنے اور امن وامان کے قیام کا بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن میں نکاح کو انبیاء کی سنت قرار دیا گیا ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی رقم طراز ہیں کہ نکاح انسانی تمدن میں سب سے مقدم اور اہم مسئلہ ہے اور آج تک کے حکماء وعقلاء پریشان وسرگرداں رہتے ہیں کہ اجتماعی زندگی میں عورت ومرد کا تعلق کس طرح قائم کیا جائے کیونکہ یہی تعلق دراصل تمدن کا سنگ بنیاد ہے اور تکمیلِ انسانیت کے لئے شادی کی ضرورت ہر قوم اور ہر زمانہ میں اہم رہی ہے۔[6]

نکاح اسلامی معاشرتی نظام کا ایک اہم رکن ہے جو زوجین کو حلال طریقے سے ازدواجی رشتے میں باہم منسلک کرتا ہے۔ اور معاشرے سے شر و فساد جیسے فتنے کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔

دورِ نبوی ﷺ میں صحابیات نے معاشرتی فلاح وبہبود کے لیے عائلی وتربیتی محاذ پر بنیادی کردار ادا کیا۔ انہوں نے گھریلو ماحول کو اخلاقی تربیت گاہ، سماجی خدمت کا مرکز اور علمی ورثے کی نرسری میں تبدیل کیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا تجارتی نظام سے معاشی استحکام فراہم کرنا، حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہزاروں احادیث اور فقہی مسائل کی تعلیم دینا، حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا گھریلو نظم کے ذریعے اصولِ عدل کی عملی تربیت، اور حضرت ام سلمہؓ جیسی صحابیات کا سماجی مصالحت میں حصہ لینا یہ سب عائلی دائرے میں معاشرتی انقلاب کی مثالیں ہیں۔ ان خواتین نے نہ صرف اپنے اہلِ خانہ کو اسلامی اقدار سے آراستہ کیا، بلکہ پورے مدینہ منورہ کو "خیر الامم" کے لیے رول ماڈل تیار کیا۔

مستشرقین کی آراء کا تجزیہ

زیر نظر مطالعہ میں اسی عائلی وتربیتی کردار کا تجزیاتی مطالعہ شامل ہے، جس میں ہم نہ صرف تاریخی اور روایتی مصادر سے استفادہ کریں گے بلکہ مستشرقین کے اعتراضات اور تعبیرات کا بھی علمی محاکمہ کریں گے، تاکہ اسلام کے عائلی نظام اور خواتین کے معاشرتی کردار کے حقیقی تصور کو واضح کیا جاسکے۔ ایک مستشرق مسٹر ایڈورڈ جی جرجی Edward.J.Jurgi لکھتے ہیں:

> "*When he was about 25 years old his marriage with Khadijah a rich and noble widow of matronly virtues, brought him and domestic contentment and happiness. And he could then easily afford to give himself up to long and assiduous reflection upon the nature and destiny of man.*"[7]

میاں بیوی کے لئے بہترین نمونہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، آپ ﷺ نے نکاح کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمے باہر کے امور اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذمے گھر کے امور لگائے تھے، جو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خود سرانجام دیتی تھیں، اس مشقت کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں گٹے پڑ گئے تھے لہٰذا عورت کو چاہیے بقدر استطاعت یہ تمام امور انجام دے۔

---

[6]- سید ابوالاعلیٰ مودودی، پردہ (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، ۱۹۸۹)، ۱۰۔

Syed Abu al-A‘la Maududi, *Purdah* (Lahore: Islamic Publications Ltd., 1989), p. 10.

[7]-Collier and Son, *Collier Encyclopedia* (United State: by P. F, 1949), 16: 690.

اسلامی معاشرتی ڈھانچہ اپنے بنیادی اصولوں میں عدل، مساوات، اور فلاحِ عامہ جیسے اوصاف پر استوار ہے، جس کی عملی تشکیل میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی ناقابل فراموش کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً صحابیاتؓ کی حیات و خدمات اسلامی تاریخ عائلی و تربیتی لحاظ سے نہایت اہم اور درخشاں مقام رکھتی ہیں۔ ان خواتین نے صرف مذہبی اور علمی میدان میں ہی خدمات سرانجام نہیں دیں بلکہ عائلی اور تربیتی شعبوں میں بھی وہ مثالی کردار ادا کرتی رہیں۔ ان کے کردار سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اسلام نے خواتین کو محض خانگی امور تک محدود نہیں کیا بلکہ انہیں معاشرتی فلاح و بہبود کے فعال کردار کی ترغیب دی۔ صحابیات رضی اللہ عنہن نے اپنے گھروں کو دینی تعلیم، اخلاقی تربیت، اور سماجی شعور کے مراکز میں تبدیل کر کے مسلم معاشرت میں ایسا ہمہ گیر اثر چھوڑا جس کی نظیر کسی اور تہذیب میں کم ہی ملتی ہے۔

اس کے برعکس بعض مستشرقین نے اسلامی معاشرت کے اس پہلو کو عمداً نظرانداز کیا یا اسے غلط تناظر میں پیش کیا۔ ان کے بیانات میں یہ تاثر دیا گیا کہ اسلام نے عورت کو صرف خانگی دائرے تک محدود رکھا اور اس کے سماجی کردار کو دبا دیا۔ مستشرقین کی یہ تعبیرات اور مفروضات دراصل اسلامی معاشرت کے حقیقی خدوخال کی گہرائی میں اترنے سے قاصر رہیں۔ مسلم مفکرین اور محققین نے اپنے مدلل اور تحقیقی کام سے اس بیانیے کا رد کیا اور ثابت کیا کہ صحابیات رضی اللہ عنہن نے نہ صرف علمی و مذہبی محاذ پر بلکہ عائلی و تربیتی محاذ پر بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ John L Esposito کے مطابق

> *"The Quranic reforms and the example of the Prophet significantly improved the status of women in seventh-century Arabia. Compared to the pre-Islamic period, women gained considerable rights in marriage, divorce, and inheritance. The Quran recognized women's legal personality, their right to own and inherit property, and their right to maintenance."*[8]

یعنی قرآنی اصلاحات اور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ نے ساتویں صدی کے عرب میں خواتین کے درجے میں نمایاں بہتری لائی۔ قبل از اسلام کے مقابلے میں، خواتین کو نکاح، طلاق اور وراثت میں کافی حقوق حاصل ہوئے۔ قرآن نے عورتوں کی قانونی شخصیت، جائیداد کی ملکیت اور وراثت کا حق، اور نفقہ (گزر بسر) کے حق کو تسلیم کیا۔

مستشرقین ان حقوق اور کردار کو تاریخی تناظر میں دیکھتے ہیں۔ گولڈزیہر کے مطابق صحابیات کا یہ فعال کردار بعد میں فارسی و رومی ثقافتوں کے اثرات سے متاثر ہوا۔ لیکن لیلیٰ احمد اسے "اسلام کی اصل مساواتی روح "کا مظہر قرار دیتی ہیں، جب کہ باربرا اسٹواسر صحابیات کے "رسوماتِ زندگی کو فلاحی شکل دینے "(جیسے ولادت و عزا میں شرکت) کو ان کا اہم سماجی کارنامہ گردانتی ہیں۔ ان تمام آراء کا نچوڑ یہ ہے کہ صحابیات نے گھر کی چاردیواری کو معاشرتی بہبود کی پہلی یونیورسٹی بنا کر دکھایا۔ مشہور مستشرقہ کیرن آرمسٹرانگ کے مطابق

> *"Umm Salamah quickly became the spokesperson for the women of Medina. Muhammad's living arrangements, which had physically positioned his wives at the epicenter of the community, had given Muslim women a new vision of their role."*[9]

[8]-John L Esposito, *Women in Muslim Family Law*. 2nd ed (New York: Syracuse University Press, 2001), 5.

[9]- Karen Armstrong, Muhammad, *A Prophet of Our Time* (NewYork: HarperOne Publisher, 2006), 143.

یعنی ام سلمہؓ جلد ہی مدینہ کی خواتین کی ترجمان بن گئیں۔ محمد ﷺ کے رہنے کے انتظامات نے ازواج مطہرات کو معاشرے میں مرکزی حیثیت سے عملی طور پر بنفس نفیس شامل کر رکھا تھا۔ جس نے مسلم خواتین کو ان کے کردار کا ایک نیا وژن دیا تھا۔

دورِ نبوی میں خواتین کی قانونی حیثیت سے متعلق کرن آرمسٹرانگ رقمطراز ہے:

Karen Armstrang writes that Qur'an provided a legal status that most Western women would not enjoy until the 19th Century. The emancipation of women was a project dear to the Prophet of Islam.[10]

کیرن آرمسٹرانگ لکھتی ہیں کہ قرآن نے خواتین کو ایک ایسی قانونی حیثیت فراہم کی ہے جو 19ویں صدی تک مغربی خواتین کو حاصل نہیں ہو سکیں۔ خواتین کی آزادی کا منصوبہ پیغمبر اسلام کو بہت عزیز تھا۔ Carl Brockelmann رقم طراز ہے

Al-Khansā' the poetic genre of the marthiya seems to have firs developed out of inchoat wallings of women, which is also why its cultivation remained primarily in the hands of women. Among these, Al-Khansā' attaind the highest fame. Her daughter saved her contribution in the shape of a Dīwān.[11]

ایسا لگتا ہے کہ مرثیہ کی شاعرانہ صنف الخنساء خواتین کی انچواٹ دیواروں سے پروان چڑھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی کاشت بنیادی طور پر خواتین کے ہاتھ میں رہی۔ ان میں الخنساء نے سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ اس کی بیٹی نے اپنا حصہ دیوان کی شکل میں محفوظ کیا۔

"Prior to Islam, daughters were looked upon with disfavour and as a link of economic and social burden. The result was that the male members of the family, enjoyed respect which was denied to those of the fair sex. There was marked differences in the treatment and upbringing of sons and daughters".[12]

اسلام سے پہلے بیٹیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور معاشی اور سماجی بوجھ کی کڑی کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خاندان کے مرد افراد کو وہ عزت ملتی تھی جو منصفانہ جنس (کے اصولوں) کے منافی تھا۔ بیٹوں اور بیٹیوں کے علاج اور پرورش میں واضح فرق تھا۔ محمد ﷺ کی زندگی میں خواتین کی آزادی اور عوامی شرکت بعد کے زمانے میں اور خاص طور پر جدید دور میں خواتین پر عائد پابندیوں کے مقابلے میں قابل ذکر ہے۔[13]

لیلیٰ احمد (Leila Ahmed) اسلامی دنیا میں خواتین کے حقوق، مسلم فیمنزم، اور اسلام میں خواتین کے کردار پر لکھنے والی انتہائی معروف اسکالر ہیں۔ ان کا تعلق مصر سے ہے مگر انہوں نے امریکہ میں علمی اور تدریسی زندگی گزاری۔ ان کے مطابق:

"The Prophet's wives, particularly Khadīja and ʿĀʾisha, established a matriarchal framework for Muslim women's social and educational

---

10- Karen Armstrong, Muhammad, *A Prophet of Our Time* (NewYork: HarperOne Publisher, 2006), 135.

11- Carl Brockelmann, tr Joep Lameer, *History of Arabic written Tradition* (Leiden: Brill Publication, 2016),1: 32.

12- Muhammad Mazhar-ud-Din Siddiqui, *Women in Islam* (Lahore: Islamic publishers, 1982), 15.

13- Asma Sayeed, *Women and the Transmission of Religious Knowledge in Islam* (Cambridge: Cambridge University Press, 2013), 106.

contributions. Khadīja's economic patronage and ʿĀʾisha's role as a teacher of theology and law became archetypes for women's community leadership."[14]

"نبی اکرم ﷺ کی ازواج، خاص طور پر خدیجہؓ اور عائشہؓ، نے مسلم خواتین کی سماجی و تعلیمی خدمات کے لیے ایک بااختیار نمونہ قائم کیا۔ خدیجہؓ کی معاشی سرپرستی اور عائشہؓ کا الہیات و قانون کی معلمہ کے طور پر کردار، خواتین کی سماجی قیادت کے لیے مثالی بن گئے۔"

گھریلو معاملات سے متعلق واٹ William Montgomery Watt نے تبصرہ کیا ہے

"*Umm Salama and Umm Habiba excelled as educators within the household, transforming domestic spaces into centers for transmitting Islamic ethics. Their mediation in tribal conflicts and counseling of women underscored the integrative role of Ṣaḥābiyyāt in communal welfare.*"[15]

"ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ گھریلو ماحول میں معلمہ کے طور پر ممتاز تھیں، جنہوں نے گھروں کو اسلامی اخلاقیات کی تربیت گاہیں بنا دیا۔ قبائلی تنازعات میں ان کی مصالحت اور خواتین کو مشورے دینے کا عمل صحابیات کے معاشرتی فلاح میں کلیدی کردار کو ظاہر کرتا ہے۔"

Margaret Smith لکھتا ہے

"*Female Companions like Fāṭima al-Zahrāʾ modeled familial piety, raising children who became pillars of Islamic scholarship. Their homes were microcosms of spiritual discipline, where social welfare began with nurturing ethical consciousness.*"[16]

"فاطمہ الزہراؓ جیسی صحابیات نے خاندانی تقویٰ کی عملی مثال پیش کی، جن کی اولادیں اسلامی علمیت کے ستون بنیں۔ ان کے گھر روحانی نظم وضبط کے مراکز تھے، جہاں معاشرتی فلاح کی بنیاد اخلاقی تربیت پر رکھی گئی۔"

باربرا سٹواسر Barbara Freyer Stowasser کے مطابق

"*Ḥadīth transmitted by Umm ʿAtiyya and Asmāʾ bint Abī Bakr reveal how Ṣaḥābiyyāt institutionalized rites of birth, marriage, and funeral—blending ritual with social welfare. Their teachings emphasized compassion, making faith actionable in daily life.*"[17]

"ام عطیہؓ واسماء بنت ابی بکرؓ کی مرویہ احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابیاتؓ نے ولادت، نکاح اور تجہیز و تکفین کی رسومات کو معاشرتی فلاح سے کیسے ہم آہنگ کیا۔ ان کی تعلیمات میں رحم دلی پر زور دے کر ایمان کو عملی زندگی کا حصہ بنایا گیا۔"

14- Leila Ahmed, *Women and Gender in Islam: Historical Roots of a Modern Debate* (New Haven: Yale University Press, 1992), 73.

15- William Montgomery Watt, *Muhammad at Medina* (Oxford: Oxford University Press, 1956), 168.

16- Margaret Smith, *Muslim Women Mystics: The Life and Work of Rābiʿa and Other Women in Islam* (Oxford: Oneworld, 2001), 29.

17-Barbara Freyer Stowasser, *Women in the Qur'an, Traditions, and Interpretation* (New York: Oxford University Press, 1994), 112.

وہ مزید لکھتے ہیں نبی ﷺ کے ارد گرد خواتین نے دینی علوم کی ترسیل اور خاندانی ڈھانچوں کے اندر اخلاقی اقدار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔[18]

اگناز گولڈزیہر کی تحقیق کے مطابق فیملی لاء میں مسلم خواتین کے کردار کا اظہار ہوتا ہے:

"*The domestic councils of ʿĀʾisha and Umm Salama were early Islamic prototypes for women-led social reform. They advised on marriage disputes, inheritance rights, and child-rearing—laying foundations for Islamic family law grounded in equity.*"[19]

"عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے گھریلو مشاورتی حلقے، خواتین کی قیادت میں سماجی اصلاح کی اولین اسلامی مثالیں تھیں۔ انہوں نے نکاح کے جھگڑوں، وراثت کے حقوق اور بچوں کی پرورش کے بارے میں رہنمائی فراہم کر کے مساوات پر مبنی اسلامی فیملی لاء کی بنیاد رکھی۔"

Carole Hillenbrand کیرول ہلنبریڈ برطانیہ کی علوم اسلامیہ کی پروفیسر ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ، صلیبی جنگوں اور قرون وسطیٰ کے حوالے سے تحقیق کی۔ وہ خاص طور پر اس بات کے لیے معروف ہیں کہ انہوں نے مغرب میں اسلام کے تصور اور صلیبی جنگوں میں مسلم نقطۂ نظر کو اجاگر کیا۔ ان کے مطابق:

"*The Prophet's wives were not silent figures but were involved in advising, teaching, and influencing family and communal life.*"[20]

"نبی ﷺ کی ازواج خاموش شخصیات نہ تھیں بلکہ وہ مشورے دینے، تعلیم دینے اور خاندانی اور معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہونے میں شریک تھیں۔"

Geraldine Brook جیرآلڈین بروکس آسٹریلوی نژاد امریکی ناول نگار اور صحافی ہیں جو اپنے تاریخی ناولوں اور صحافتی خدمات کی وجہ مشہور ہیں۔ ان کے مطابق:

"*Early Muslim women actively contributed to the moral education of children and the management of family affairs, showing the pivotal role of women in the social welfare of Islamic society.*"[21]

"ابتدائی مسلم خواتین نے بچوں کی اخلاقی تربیت اور خاندانی معاملات کی نگرانی میں بھرپور حصہ لیا، جو اسلامی معاشرت کی فلاح میں خواتین کے اہم کردار کو ظاہر کرتا ہے۔"

مراکش کی ممتاز سماجی ماہر، فیمنسٹ مفکر اور مصنفہ، فاطمہ مرنیسی کے مطابق

"*The Prophet's wives were moral guides, mediating between public discourse and the intimate realities of family life.*"[22]

18- Stowasser, *Women in the Qur'an*, 156.

19-Ignaz Goldziher, *Muslim Studies, ed. S. M. Stern, trans. C. R. Barber and S. M. Stern*, (London: George Allen & Unwin, 1971), 2: 119.

20 -Carole Hillenbrand, *Islam: A New Historical Introduction* (London: Thames & Hudson, 2015), 224.

21-Geraldine Brooks, *Nine Parts of Desire: The Hidden World of Islamic Women* (New York: Anchor Books, 2007), 141.

نبی ﷺ کی ازواج اخلاقی رہنما تھیں، جو عوامی گفتگو اور خاندانی زندگی کی نجی حقیقتوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنیں۔ علوم اسلامیہ کی طرف توجہ دینے والی جین ڈامن مک آلف (Jane Dammen McAuliffe) امریکہ میں قرآنک اسٹڈیز کے میدان میں مشہور ہیں۔ وہ خاص طور پر قرآن کی تفسیر، اسلامی تاریخ، اور مسلم-عیسائی تعلقات کے موضوعات پر بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں۔ ان کے مطابق:

"*The wives of the Prophet acted as authoritative transmitters of religious knowledge and models of proper domestic conduct.*" [23]

نبی ﷺ کی ازواج دینی علوم کی مستند راوی اور گھریلو آداب کی مثالی نمونہ تھیں۔

Patricia Crone نے اگرچہ اسلام کی ابتدائی تاریخ، خلافت کے ارتقاء، اور عرب سماج کے تاریخی پس منظر پر کئی متنازعہ نظریات پیش کیے۔ تاہم وہ لکھتی ہے۔

"*Early Muslim women were not passive figures but significant participants in transmitting traditions and shaping family ethics.*" [24]

ابتدائی مسلم خواتین غیر فعال شخصیات نہ تھیں بلکہ احادیث کے روایت کرنے اور خاندانی اخلاقیات کی تشکیل میں اہم شریک تھیں۔

امریکی تاریخ دان Nikki R. Keddie نکی آر. کیڈی امریکہ کی مشہور مؤرخہ اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ اور اسلامک اسٹڈیز کی اسکالر ہیں۔ ان کی خاص پہچان ایران کی تاریخ، اسلامی تحریکوں اور مشرق وسطیٰ میں خواتین کے کردار پر تحقیقی کام ہے۔ وہ University of California, Los Angeles (UCLA) میں تاریخ کی پروفیسر رہی ہیں اور ان کے کام نے مغربی اور مسلم اسکالرز کو متوجہ کیا ہے۔ ان کے مطابق:

"*In the Prophet's household, women contributed not merely as family members but as educators influencing communal values.*" [25]

نبی ﷺ کے گھرانے میں خواتین محض خاندانی افراد کے طور پر نہیں بلکہ معلمات کے طور پر شامل تھیں جو معاشرتی اقدار پر اثر انداز ہو رہی تھیں۔ معلوم ہوا دورِ نبوی ﷺ میں صحابیاتؓ کا عائلی و تربیتی کردار معاشرتی فلاح کے لیے ایک بنیادی محرک ہے۔

نتیجتاً، صحابیاتؓ کا یہ ورثہ ثابت کرتا ہے کہ گھر کی چاردیواری ہی معاشرے کی تعمیر کی پہلی اینٹ ہے، جہاں فلاحِ عامہ کی بنیاد اخلاقی تربیت، قانونی انصاف اور سماجی ہم آہنگی پر رکھی گئی۔

---

[22] -Fatima Mernissi, *Beyond the Veil: Male-Female Dynamics in Modern Muslim Society*, updated ed. (London: Saqi Books, 2011), 79.

[23] -Jane Dammen McAuliffe, *Qur'anic Christians: An Analysis of Classical and Modern Exegesis* (Cambridge: Cambridge University Press, 2020), 98.

[24] -Patricia Crone, *Roman, Provincial and Islamic Law* (Cambridge: Cambridge University Press, 2013), 213.

[25] -Nikki R. Keddie, *Women in the Middle East: Past and Present* (Princeton: Princeton University Press, 2012), 87.

دورِ نبوی ﷺ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا عائلی اور تربیتی کردار اسلامی معاشرت کے خدوخال میں نہایت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ان عظیم خواتین نے اپنی زندگی کو محض گھریلو دائرے تک محدود نہ رکھا، بلکہ اسے علمی، سماجی اور معاشرتی خدمت کا مرکز بنایا۔ اسلام میں خواتین کو سماجی فلاح و بہبود میں فعال کردار ادا کرنے کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔

مستشرقین کے اقتباسات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام کی اصل تعلیمات خواتین کے حقوق اور ان کے معاشرتی کردار کے فروغ پر مبنی تھیں۔ اسلام کی اصل روح مساوات اور خواتین کے لیے مواقع کی فراہمی پر مبنی ہے۔ صحابیاتؓ نے گھریلو زندگی کو اسلامی اخلاقیات اور تربیت کا مرکز بنایا۔ ان تمام آراء سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں خواتین عائلی زندگی میں پوری طرح شامل تھیں۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مشاورتی حلقے (جیسا کہ عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے متعلق گولڈ زیہر نے ذکر کیا) اسلامی فیملی لاء کی بنیاد بنے، جس میں عورت کو قانونی اور سماجی حقوق دیے گئے۔

یہ سب مغربی محققین کی آراء اس بات کی نفی کرتی ہیں کہ اسلام نے خواتین کو محض خانگی زندگی تک محدود رکھا۔ اگرچہ بعض مستشرقین نے ابتدائی مسلم خواتین کے کردار کو محدود یا غلط تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کی، لیکن جدید مستشرقین کی بڑی تعداد اس بات پر متفق نظر آتی ہے کہ صحابیات رضی اللہ عنہن نے اسلامی معاشرت میں کلیدی کردار ادا کیا۔

لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی عائلی نظام کی اصل روح عدل، مساوات اور معاشرتی فلاح پر مبنی ہے۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کی زندگیاں اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ خواتین کو معاشرتی ترقی، تعلیم، تربیت اور اصلاح کے تمام میدانوں میں سرگرم عمل رہنے کا حق اور مقام حاصل تھا۔ اس تصور کو تقویت ملی ہے کہ اسلام کا عائلی نظام محض خانگی حدود تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کے استحکام اور فلاح میں خواتین کی فعال شرکت پر مبنی ہے۔ دورِ نبوی ﷺ کی خواتین، خصوصاً صحابیات رضی اللہ عنہن، اسلامی معاشرت کی تشکیل میں نہایت اہم اور لازمی کردار ادا کرتی رہیں۔ ان کے علمی، سماجی اور عائلی کردار نے نہ صرف اسلامی معاشرت کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کے دروازے بھی کھولے۔

نتائج بحث:

1. صحابیاتؓ نے نکاح، عائلی تعلقات اور خاندانی نظام میں بنیادی کردار ادا کیا جو اسلامی معاشرتی فلاح کی اساس بنا۔

2. ان کے گھروں نے اخلاقی تربیت، تعلیم اور روحانی بالیدگی کے مراکز کی حیثیت اختیار کی۔

3. حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہؓ اور ام سلمہؓ جیسی خواتین نے تعلیم، مصالحت اور اصلاحِ معاشرہ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

4. نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو خاندانی و سماجی امور میں شراکت اور رہنمائی کا حق دیا۔

5. مستشرقین نے بعض پہلوؤں پر مثبت آراء پیش کیں، تاہم انہیں اسلام میں خواتین کے کردار کو جاننے کے لیے نبیادی مصادر اور واقعات سے مربوط متعلقہ سیاق کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

6.اسلامی مصادر کے تقابلی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کا کردار خاندانی اور معاشرتی استحکام میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

7.جدید مستشرقین کے بعض نظریات اسلام کے مساواتی تصور سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

8.صحابیاتؓ کی عملی زندگی خواتین کے لیے دینی و سماجی سرگرمیوں میں توازن کی مثال فراہم کرتی ہے۔

9.اسلامی عائلی نظام عورت کو سماجی خدمت اور فلاح عامہ میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

10.عصرِ حاضر میں خواتین کے حقوق و کردار کے مباحث میں صحابیاتؓ کی سیرت ایک مثالی نمونہ اور رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔